روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۱۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد نمبر ۳۹/۷۴ | بدھ ۲۷ شعبان ۱۴۰۹ھ ؛ ۵ شہادت ۱۳۶۸ہش ؛ ۵ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور لندن میں بھرپور خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے پیارے اور محبوب آقا کو جلد فتح یاب اور کامیاب واپس لائے۔ اور ہم سب احمدیوں کو حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے

خُطبہ جمعہ

دنیا بھر کے احمدی رُشدی کی شیطانی کتاب کے خلاف اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں

شیطانی کتاب پر مغربی دنیا کے ردّ عمل کے جواب میں اقتصادیات اور رائے عامہ کا ہتھیار استعمال کیا جائے

حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عزّت کی حفاظت کیلئے عالمی مشاورت بلانے کی ضرورت ہے

شیطانی کتاب کے خلاف مظاہروں میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کی مالی کفالت جماعت احمدیہ کرے گی

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳ رامان ۱۳۶۸ہش ۳ مارچ ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن

حضور نے فرمایا

انسانی قلم کی آزادی کا صحیح تصوّر

میں نے گزشتہ خطبے میں سلمان رشدی کی شیطانی کتاب سے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کیا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مضمون ابھی تشنۂ تکمیل ہے۔ بعض ایسے اہم بنیادی سوال ہیں، جن کی طرف توجہ مبذول کرنی ضروری ہے۔

مغربی دنیا میں سب سے اہم سوال جو اس وقت زیر بحث ہے وہ انسانی ضمیر اور انسانی بیان اور انسانی قلم کی آزادی ہے اور وہ تمام تر توجہ سلمان رشدی کی کتاب کے غلیظ حصوں سے ہٹا کر اس بنیادی اصول کی طرف مبذول کروا رہے ہیں گویا کہ دراصل مسلمانوں اور عیسائیوں یا مغربی طاقتوں اور مسلمان مشرقی دنیا کے درمیان دراصل مبحث یہی ہے کہ کیا انسانی ضمیر کو آزادی ملنی چاہیئے یا نہیں۔ کیا انسان کو قول اور فعل اور قلم کی آزادی نصیب ہونی چاہیئے یا نہیں۔

جہاں تک مقدّس بزرگوں کی بے حرمتی کا تعلق ہے یا خود خدا کے تقدس پر حملہ کرنے کا بھی تعلق ہے۔ قرآن کریم میں اس سلسلے میں بڑی واضح اور کھلی ہوئی غیر مبہم تعلیم موجود ہے۔ یہ وقت تھا کہ مسلمان اس تعلیم کو خوب کھول کر تمام دنیا کے سامنے پیش کرتے اور بتاتے کہ ایسی صورت میں قرآن کریم ہمیں کیا ہدایت دیتا ہے۔ اس کی بجائے جس قسم کے مظاہرے شروع کیئے گئے یا جس قسم کے فتوے جاری کیئے گئے، انہوں نے اسلام کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کئے اور اسلام کو پہلے سے بھی بڑھ کر بھیانک شکل میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ عطا کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مَیں قرآنی تعلیم کے متعلق جماعت کو بھی مطلع کرنا چاہتا ہوں اور جماعت کی وساطت سے چاہتا ہوں کہ سب دنیا کے سامنے قرآنی تعلیم کے ان بنیادی حصّوں کو خوب کھول کر پیش کیا جائے اور بتایا جائے کہ مقدس بزرگوں کی بے حرمتی ہو یا خدا تعالیٰ کی بے حرمتی ہو۔ اس سلسلے میں قرآن کریم نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے اور کیا تہذیب سکھائی ہے۔

قرآن کریم کی تین آیات کا مَیں نے اس موقع پر انتخاب کیا ہے ....

....

اللہ تعالیٰ کے تقدس پر حملہ کرنے والوں کے متعلق قرآنی تعلیم

ان آیات میں جو سورۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہف کی پانچویں تا ساتویں آیات ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ نے یہ مضمون بیان فرمایا کہ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے تقدس پر بہت بڑا حملہ کیا ہے اور وہ حملہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف ایک ایسا بیٹا منسوب کیا جو ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ دیو مالائی مذاہب میں اس قسم کے تصورات ملتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے بہت سے بیٹے ہیں لیکن وہ بیٹے انسانی عورت کے بطن سے پیدا ہوئے بیان نہیں کیئے جاتے ..... یا اگر کئے جاتے تھے تو وہ ایک تاریخ کا حصہ بن چکے تھے۔ لیکن عیسائی مذہب کا یہ عقیدہ جس نے دنیا میں پھیلنا تھا اور دنیا میں ایک بہت وسیع اثر اور رسوخ پیدا کرنا تھا۔ اس گستاخی کو اپنے رسوخ کے ساتھ ہر جگہ پھیلاتا چلا جاتا۔ اس لئے قرآن کریم نے اس کا بہت سختی سے نوٹس لیا۔ فرمایا کہ .... تم تصور نہیں کر سکتے۔ بہت ہی بڑی بات ہے جو انہوں نے خدا کی گستاخی کی ہے کوئی معمولی گستاخی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف درحقیقت ازدواجی تعلقات منسوب کیئے جا رہے ہیں کیونکہ عورت کے بطن سے ایک انسان، خدا کا بیٹا، اس کے سوا کوئی تصور نہیں پیدا کرتا لیکن اس کے ساتھ یہ تو فرمایا کہ..

.....جھوٹ کے سوا وہ کچھ نہیں کہتے مگر ان کی کوئی سزا تجویز نہ فرمائی۔

پس سب سے بڑا تقدس تو خدا کی ذات کا تقدس ہے۔ اس کے متعلق انتہائی گستاخی کا کلمہ قرآن کریم میں مذکور کرنے کے باوجود پھر اس کی سزا تجویز نہ کرنا یہ بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے نتیجے میں انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ خدا کے تقدس پر حملے کے نتیجے میں اس کو کوئی دنیاوی سزا دے پھر انسان کا کیا ردّ عمل ہونا چاہیئے۔ اس سے اگلی آیت میں اس ردّ عمل کو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ردّ عمل کے طور پر بیان فرما دیا۔ فرمایا.....

کہ اگر یہ تیری باتیں سنکر نصیحت نہ پکڑیں، تیری ان باتوں کو نہ سمجھیں اور ایمان نہ لائیں تو خدا کی اس عظیم گستاخی پر جو یہ کر رہے ہیں کیا تو اتنا دکھ محسوس کرے گا کہ اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کرے گا پس ردّ عمل جو بیان فرمایا گیا، اس سے زیادہ قابلِ اعتماد اور تقلید کے قابل اور کوئی ردِّ عمل نہیں ہو سکتا اور وہ دل کا دکھ ہے اور اس دکھ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے وہ صالح اعمال ہیں جو اسلام کے اوپر حملہ کرنے والوں کا ہر میدان میں دفاع کرتے ہیں اور عمل صالح کا درحقیقت دل کے دکھ اور دل کے خلوص سے گہرا تعلق ہے پس یہ عظیم الشان عالمی جدوجہد جو عیسائیت کے خلاف یا ان کے بد عقائد کے خلاف حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جاری فرمائی، اس کا اس دکھ سے گہرا تعلق ہے۔

گستاخی کا ایک دوسرا نمونہ قرآن کریم نے خود عیسائیوں سے تعلق رکھنے کے سلسلے میں پیش کیا لیکن اس کا حملہ خدا پر نہیں بلکہ خود عیسائیوں پر تھا۔ عجیب ہے خدا کی شان اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کہ یہ دونوں نمونے عیسائیت سے تعلق رکھنے والے پیش کئے ہیں ایک میں عیسائیت خدا کے تقدس پر حملہ آور ہو رہی ہے، دوسرے میں عیسائیت کے دشمن حضرت مسیح اور حضرت مریم کے تقدس پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور واقعہ ایک ہی ہے جس کی بناء پر یہ دونوں کہانیاں بنائی گئی ہیں۔ یہ بھی غلط اور وہ بھی غلط۔ خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونا بھی غلط اور حضرت مسیح کا ـــ غیر قانونی ولادت ہونا بھی غلط۔ اس دوسرے کفر کا اور دوسری گستاخی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... (سورۃ النسآء: آیت ۱۵۷)

کہ خدا تعالیٰ نے جو یہود پر لعنت ڈالی ہے، اس لعنت کی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مریم پر بہت ہی بڑا بہتان باندھا ہے اور اس بہتان کے نتیجے میں حضرت مریم جو حضرت مسیح کی والدہ تھیں اور عیسائیوں کے نزدیک بہت ہی زیادہ عزت کے لائق ہیں، اُن کی ذات پر نہایت ناپاک حملہ کیا گیا ہے اور اس مزعومہ خدا کے بیٹے کی ذات پر بھی حملہ کیا جو دراصل مقدس وجود تھا اور خدا تعالیٰ کا ایک سچا رسول تھا۔ تو کتنا عظیم الشان قرآن کریم کا علمِ کلام ہے کہ یہ کہنے کی بجائے کہ چونکہ عیسائیوں نے خدا کی ذات پر حملہ کیا ہے، اس لئے تم ان پر حملے کرو اور ان کو تکلیفیں پہنچاؤ اور ان کے دلوں کو دکھ دو۔ عیسائیوں کے دلوں کو دکھ دینے والوں کے خلاف آواز بلند کی اور فرمایا کہ کچھ ایسے ظالم ہیں جو خدا پر حملے کر رہے ہیں اور کچھ ایسے ظالم ہیں جو خدا پر حملے کرنے والوں پر حملے کر رہے ہیں اور دونوں حملے ناجائز ہیں۔ وہ دونوں حملے ناپاک ہیں اور سچائی کا یہ فرض ہے کہ ہر جگہ جہاں جھوٹ اور باطل نظر آئے وہاں اُس کے خلاف جہاد کا علَم بلند کرے۔ پس یہ ہے قرآنی تعلیم اور ان دونوں جگہ میں آپ کو کہیں یہ مضمون دکھائی نہیں دے گا کہ چونکہ عیسائی خدا کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے نیاموں سے تلواریں نکالو اور اُن کے اوپر حملہ آور ہو جاؤ اور ان کے سر تن سے جُدا کر دو یا یہودی عیسائیوں کے مقدس وجودوں اور خود تمہارے مقدس وجودوں کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے تم اٹھو اور ان کے خلاف تلواریں نکالو اور ان پہ حملہ آور ہو، ان کو دنیا سے ہستی سے نیست و نابود کر دو، ان کے زندہ رہنے کا حق چھین لو کیونکہ انہوں نے ان وجودوں کے خلاف گستاخی کی ہے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ جن کا تقدس تمہارے دل میں ہے۔

آیات اللہ سے تمسخر کرنے والوں کے خلاف ردِّ عمل

پھر ایک تیسری آیت میں قرآن کریم نے اس مضمون کی ایک عمومی شکل پیش فرمائی اور ایک غیرت مند مسلمان کے ردِّ عمل کا ذکر فرمایا۔ یہ دو آیات ہیں۔ جن میں ایک ہی مضمون بیان ہوا ہے۔ یہ آیت ہے سورۃ النسآء آیت ۱۴۱۔ اس میں فرمایا ....

اور خدا تعالیٰ نے تم پر اس کتاب میں یہ حکم نازل فرمایا ہے۔ بڑا ہی پُرشوکت اور پُرزور کلام ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب میں جو احکام کی کتاب ہے مسلمانوں کے لئے یہ حکم نازل فرما دیا ہے کہ جب بھی تم خدا تعالیٰ کی آیات کا انکار ہوتا ہوا سنو یا دیکھو کہ خدا تعالیٰ کی آیات سے تمسخر کیا جا رہا ہے جیسا کہ بعینہٖ اس وقت سلمان رشدی کی کتاب کا معاملہ ہے تو کیا کرو، کیا یہ کرو کہ اس کے قتل کے فتوے دو یا معصوم اور لاعلم مسلمانوں کو بازاروں میں نکال کر گولیوں کا نشانہ بنواؤ؟ ہرگز نہیں۔

فرمایا۔ ایسی صورت میں تمہارے لئے یہ ردِّ عمل مقرر ہے ....

کہ ان کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھو لیکن ہمیشہ کی قطع تعلقی پھر بھی نہیں کرنی۔ اگر وہ نصیحت پکڑ جائیں اور ان شرارتوں سے، ان دکھ کی باتوں سے باز آ جائیں تو اس کے بعد پھر تم ان کے ساتھ بیٹھ سکتے ہو لیکن جب تک وہ اس ذلیل طرزِ عمل پر قائم ہیں اور خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کی آیات کی گستاخی کرتے ہیں اور تمسخر سے کام لیتے ہیں، تمہیں ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور یہ بیٹھنے کی اجازت نہ دینا اپنی ذات میں ایک بہت بڑا حکیمانہ حکم ہے۔ کیونکہ اس کے دو نتیجے نکل سکتے ہیں یا تو کچھ کمزور طبیعتیں اپنے پیاروں کے خلاف باتیں سنکر مشتعل ہو جاتی ہیں اور قوانین اور احکام کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر بعض دفعہ ایسے ظالموں کو قتل تک کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں تو دنیا میں اس سے ہر طرف فساد پھیل سکتا ہے۔

دوسرے اپنی غیرت پر حملہ ہوتا ہے اور اگر انسان بیٹھا رہے اور ایسی باتیں سنتا رہے تو اسکی بے غیرتی اسکے ایمان کو ضائع کر سکتی ہے بس دونوں صورتوں میں ہلاکتیں ہیں پس کیسی اعلیٰ اور مہذبانہ تعلیم ہے اور کیسے انسان کے نفس کی اور انسان کے نفس سے دوسروں کے نفوس کی حفاظت کرتی ہے کہ جب یہ فرمایا کہ جب تم ایسی گستاخانہ باتیں سنو تو ایسی مجالس سے اُٹھ آیا کرو، وہاں مزید نہ بیٹھا کرو اور جہاں تک اُن کی سزا کا تعلق ہے وہ خدا پر چھوڑ دو .... خدا تعالیٰ منافقوں کو بھی اور کافروں کو بھی، سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔ دوسری جگہ فرمایا...... (انعام : ۶۹-۷۰)

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات میں بے لگام باتیں کرتے ہیں۔ بہکی ہوئی ایسی باتیں جن کا نہ سر ہے نہ پیر ہے اور ہر قسم کا تمسخر، ہر قسم کا مذاق، ہر قسم کی لغو باتیں شامل ہیں۔ تو فرمایا کہ جب اس قسم کی وہ باتیں کرتے ہیں ...... تلواریں نکال کر ان کے قتل کے درپے نہ ہو جاؤ بلکہ ان سے الگ ہو جاؤ۔ ان سے بے تعلقی اختیار کر لو ....

یہاں پھر یہ شرط لگا دی کہ مستقل بے تعلقی اور مستقل بائیکاٹ کا حکم نہیں ہے بلکہ جب تک شریر اپنی شرارت پر قائم ہے، اس وقت تک اس سے قطع تعلقی کرو۔ ہاں جب وہ دوسری باتوں میں بہکنے لگیں تو پھر ان کو بہکنے دو۔ دنیا کی باتوں میں بھی وہ لغو باتیں کرتے ہی رہتے ہیں لیکن اس معاملے میں تمہارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں دینی معاملے میں تمہارا غیرت دکھانا فرض ہے اور غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی صورت میں ان سے الگ ہو جاؤ .... اگر تمہیں شیطان بُھلا دے۔ پھر اس کے بعد اِس نصیحت کے بعد تم نے ظالموں کے ساتھ کبھی بھی نہیں بیٹھنا۔

.... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کمزور طبیعتیں جو ان لغو باتوں کو سن کر زخمی ہو جاتی ہیں اور متأثر ہو جاتی ہیں، اُن کو بعد میں بھی ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اجازت نہیں کیونکہ رفتہ رفتہ پھر ان کا ایمان بالکل ضائع ہو سکتا ہے۔ دلائل سے بھاگنے کی تعلیم نہیں دی گئی۔ تمسخر اور ذلیل باتوں سے بھاگنے کی تعلیم دی گئی ہے، بھاگنے کی یعنی علیحدہ ہونے کی تعلیم دی گئی ہے اور جہاں تک ایسے لوگوں کیساتھ سختی کرنے کا تعلق ہے یا ان کی زبانوں کو لگام دینے کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم کی اگلی آیت یعنی اس کے معاً بعد یہ فرماتی ہے۔...کہ یاد رکھو! وہ لوگ جو خدا کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں ایسے بدکاروں اور بے لگام لوگوں کا حساب ان سے نہیں لیا جائیگا۔ ان کے اوپر کوئی حرف نہیں ہے۔ وہ ہرگز ذمہ دار نہیں ہیں کہ یہ لوگ کیسی کیسی شیطانی باتیں کرتے ہیں۔ تو جب ذمہ داری تمہاری نہیں ہے۔ جب تم سے حساب نہیں لیا جائیگا تو پھر تم کیوں قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہو..... ہاں ایک فرض تمہارا ضرور ہے کہ نصیحت کرو اور نصائح کے ذریعے ان کو سمجھانے کی جو کوشش ممکن ہے وہ اختیار کرو..... ہو سکتا ہے بعید نہیں کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ پس جن کو قتل کرنے کا حکم ہو، ان کے متعلق یہ کہاں سے کہا جا سکتا ہے کہ نصیحت کرو۔ ہو سکتا ہے وہ تقویٰ اختیار کریں۔ انہیں ۳ آیات یا لم آیات میں نہیں، قرآن کریم میں جہاں بھی آپ اس مضمون کو براہ راست یا اشارۃً موجود پائیں گے وہاں کسی ایک جگہ بھی انسان کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ خدا یا خدا کے برگزیدہ بندوں کی گستاخی کرنے کے جرم میں ایسے لوگوں کو خود سزائیں دیں بلکہ سزا کا معاملہ خدا تعالیٰ نے کلیتہً اپنے ہاتھوں میں رکھا ہے اور بار بار کھول کر یہ مضمون بیان فرمایا ہے۔

خدائی حکم کی حکمت

خدا تعالیٰ نے جو یہ طریق اختیار فرمایا، اس میں بہت بڑی حکمت ہے اور امن عالم کا انحصار اس بات پر ہے۔ انسانی سوسائٹی میں ایک امن قائم کرنے اور فساد کے خطروں کو دور کرنے کے لئے یہ تعلیم نہایت ضروری تھی۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں تک تقدس کا تعلق ہے، اس کے تصورات مختلف قوموں میں مختلف ہیں اور ہر قوم نے اپنے ذہن میں کچھ مقدس وجود بنا رکھے ہیں اور جہاں تک ان مقدس وجودوں کا تعلق ہے ان کے اوپر حملے کا تصور بھی جدا جدا ہے۔ بعض جگہ تنگ نظری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے مقدس وجود کا تم نے نام لیا تو یہ بھی ان کی تذلیل اور ان کی گستاخی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہر انسان کو اپنے ذہن کے مطابق مقدس وجود کی بے حرمتی پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا تو ساری دنیا میں ہر طرف فساد پھیل جاتا۔ کوئی دنیا کا ایسا انسان نہیں جس کے مذہب کی رُو سے کسی دوسرے مذہب پر کوئی حملہ نہ ہوتا ہو اور بعض ایسے مذاہب ہیں جو اپنے احساسات میں اتنے تیز ہیں کہ حملہ نہ بھی ہو تو حملے کا تصور کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انسانی سوسائٹی کو فساد سے بچانے کی خاطر یہ بین الاقوامی تعلیم دی۔ اور یہ بین الاقوامی تعلیم آپ کو دنیا کے کسی اور مذہب میں نظر نہیں آئیگی اس لئے کہ کوئی اور مذہب بین الاقوامی نہیں تھا، نہ ہے اور اسی مذہب کو یہ تعلیم عطا ہونی تھی اسی کو عطا ہوئی۔ جس کو تمام عالم کے لئے بھجوایا گیا ہے پس بجائے اس کے کہ ان تعلیمات کو کھول کھول کر مغربی اور عیسائی دنیا کے سامنے رکھا جاتا اور بتایا جاتا کہ تم ہمیں کیا تہذیب سکھانے نکلے ہو۔ تم تو خوشہ چین ہو۔ اسلام کے، اور ساری تعلیم کے نہیں صرف چند حصوں کے۔ جن باتوں کو تم نے آج اپنے زعم میں ترقی یافتہ زمانے میں جا کر ایک ترقی یافتہ تہذیب کی صورت میں پایا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے لحاظ سے اس میں بہت بہت رخنے موجود ہیں اور تمہاری تعلیم ناقص ہے اور جو کچھ تم بتا رہے ہو، جو اچھا ہے وہ پہلے سے اسلام میں موجود ہے اور جو تمہارے پاس نہیں ہے وہ بھی اسلام میں موجود ہے اور تہذیب کے نام پر تم نے جو اصول پیش کئے ہیں۔ ان میں جو رخنے ہیں، ان کی بھی قرآن کریم نے نشاندہی فرمائی ہے۔ پس بنیادی بات یہی ہے کہ قرآن کریم دو دائروں کو الگ الگ کرتا ہے۔ جسمانی دائرے کو الگ کرتا ہے اور کلام کے دائرے کو الگ کرتا ہے۔ جو حملے جسمانی دائرے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کا جسمانی جواب دینے کی اجازت دیتا ہے۔ جو حملے کلام کے دائرے سے تعلق رکھتے ہیں ان کا کلام کے ذریعہ جواب دینے کی اجازت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بدکلامی کرتا ہے یعنی خدا اور مقدس وجودوں کی بات نہیں۔ عام دنیا میں کسی انسان کے تعلق والے کے خلاف اس کے سامنے بدکلامی کرتا ہے تو عدل کی اعلیٰ تعلیم کے نقطۂ نگاہ سے فرماتا ہے کہ ایسا مظلوم اگر بے قابو ہو جائے اور کلام کے ذریعے ویسی بات کرے جو ناپسندیدہ بات ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حرف نہیں لیکن وہاں بھی یہ اجازت نہیں دی کہ وہ اس کے مقابل پہ ہتھیار نکال لے اور اس کے قتل کے درپے ہو جائے یا اسے کوئی جسمانی سزا دے پس یہ دو الگ الگ دائرے ہیں۔ جہاں تلوار سے حملہ کیا گیا ہے وہاں تلوار سے جواب دینے کا مسلمان کو حق ہے بلکہ بعض صورتوں میں فرض ہو جاتا ہے اور جہاں زبان سے یا قلم سے حملہ کیا گیا ہے وہاں زبان اور قلم سے جواب دینے کا نہ صرف حق ہے بلکہ یہ فرض ہو جاتا ہے۔ پس بجائے اس کے کہ مغربی دنیا اسلام کو ایک قدیم جاہلانہ مذہب بنا کر دنیا کو دکھائے۔ اگر زبان سے اس حملے کا جواب دیا جاتا۔ قرآن کریم کے دیئے ہوئے ہتھیاروں کو عمدگی سے استعمال کرتے ہوئے جوابی حملے کئے جاتے تو یہ ساری بازی الٹ سکتی تھی یہ جو جنگ ہے اس میں حکمت چاہیئے اور حکمت تو عام مادی جنگوں یعنی تلوار کی جنگوں میں بھی چاہیئے۔ لیکن خصوصیت سے کلام کی جنگ میں حکمت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت تھی کہ مغرب کے پاس کون سے ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ وہ آج اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ ہم کیوں ان ہتھیاروں سے ان پر جوابی حملہ نہیں کر سکتے۔ جہاں تک گستاخی کا تعلق ہے وہ ہم نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ وجود جو ان کے ہاں مقدس ہے وہ ہمارے ہاں بھی مقدس ہے۔ اس لئے بڑی یکطرفہ سی جنگ بن جاتی ہے۔ اور غیر متوازن جنگ بن جاتی ہے۔ اگر وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات پر حملے کرتے ہیں تو (مارے دکھ کے اپنے نفس کو ہلاک کر دینے۔ ناقل) کا مضمون تو ہم پر صادر ہوتا ہے لیکن جوابی حملہ کرنے کی ہم کوئی جا نہیں پاتے کیونکہ حضرت مریمؑ اسی طرح ہمارے لئے مقدس ہیں بلکہ بعض پہلوؤں سے زیادہ مقدس ہیں جس طرح عیسائیوں کے نزدیک ہیں اور حضرت مسیحؑ اپنی حقیقی شان میں ہم پر زیادہ روشن ہیں، ہم ان کی زیادہ معرفت رکھتے ہیں بہ نسبت عیسائی دنیا کے تصوراتی مسیح کے۔

پس یہاں ایک غیر متوازن جنگ میں اور بھی زیادہ حکمت کی ضرورت ہے۔ آخر کس طرح ان باتوں کا جواب دیا جائے۔ پہلی بات تو یہ ہے، جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں جماعت کو نصیحت کی تھی کہ اگرچہ یہ کتاب پڑھنا ایک شدید روحانی اذیت ہے لیکن بعض محققین اگر جواب دینے کی خاطر اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ ان کی مجبوری ہے۔... کہ یہاں عالم اسلام کے دفاع کے لئے اور اسلام کے روحانی جہان کے دفاع کے لئے ایک تکلیف دہ کارروائی ضروری ہے۔ جب میدان جنگ میں آپ جاتے ہیں تو چرکے بھی لگتے ہیں۔ آپ زخم بھی کھاتے ہیں۔ جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں مگر مجبوری ہے پس اس تکلیف کو خدا کی خاطر برداشت کرنا پڑے گا اور بعض علماء کو خصوصیت سے اس کتاب کا مطالعہ کر کے اس کا تجزیہ کرنا پڑے گا۔ ہر قسم کے الزامات کو الگ الگ کرنا ہوگا۔ تاریخ اسلام کے حوالوں سے دیکھنا ہوگا کہ آیا کسی الزام کی کوئی بنیاد موجود ہے یا نہیں خواہ وہ کتنی ہی کمزور بنیاد کیوں نہ ہو۔ اور کون سے الزامات ایسے ہیں جو محض فرضی ہیں۔ ان کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں اور اس طرح ایک سلسلۂ مضامین دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہونا شروع ہو جانا چاہیئے جس میں اس ناپاک کتاب کے گندے حملوں کو عقلی لحاظ سے اور حکمت کے لحاظ سے رد کر کے دکھایا جائے۔ اور ان کو بتایا جائے کہ تم جھوٹے اور بددیانت لوگ ہو اور سوائے دکھ پہنچانے کے تمہارا اور کوئی بھی مقصد نہیں ہے ان حملوں میں چنانچہ وہ تہذیب کا جو لبادہ انہوں نے اوڑھا ہوا ہے، وہ تہذیب جو دراصل اسلام نے سکھائی ہے اس کا سارا لبادہ تو انہوں نے نہیں اوڑھا لیکن کسی نے ٹوپی اوڑھ رکھی ہے۔ کسی نے پاجامہ پہن رکھا ہے، کسی نے اور کوئی لباس کا ٹکڑا لیا ہوا ہے اور سارے اسلامی تعلیم کے خوشہ چین ہونے کے باوجود جگہ جگہ سے ننگے بدن بھی ہیں۔ اس لئے پورے (دینی۔ ناقل) فاخرانہ لباس میں ملبوس ہو کر.... تقویٰ کا لباس پوری طرح اوڑھ کر اور پہن کر اور زیب تن کر کے پھر آپ اس میدان میں مقابلے کے لئے نکلیں اور پھر دیکھیں کہ بفضلہ تعالیٰ کس طرح دشمن کو ہر حملے میں ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

حکومتوں کو باغیرت اور پُر حکمت ردِّ عمل دکھانا چاہیئے۔

دوسرا پہلو ایسا ہے جو زیادہ تر حکومتوں سے تعلق ہے۔ اسلامی حکومتوں کو ایسے موقعے پر غیرت دکھانی چاہیئے اور ناپسندیدگی کا اس رنگ میں اظہار کرنا چاہیئے کہ جس سے ان کو محسوس ہو کہ یہ قوم باغیرت ہے اور ان حملوں کو برداشت نہیں کرے گی۔ لیکن اس کی ناپسندیدگی کا اظہار اس طریق پر ہے کہ ہم لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور دنیا کو تو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اس وقت ناپسندیدگی کا جو اظہار ہے یہ ان کے ہاتھوں میں ہتھیار تھمانے والی بات ہے اور یہ دنیا کو اس کی وجہ سے دھوکہ دے رہے ہیں یہاں تک کہ روس تک پہنچے ہیں۔ جاپان تک پہنچے ہیں کہ خمینی نے قتل کا جو فتویٰ دیا ہے اس کے خلاف احتجاج کرو۔ یہ شاید پہلی دفعہ واقعہ ہوا ہے کہ ایک قتل کے فتویٰ پر جو دراصل مذہبی حیثیت کا فتویٰ ہے اور ایک ایسا فتویٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جس کی خود اس مذہب میں جس کی طرف وہ فتویٰ منسوب کیا جا رہا ہے کوئی بھی بنیاد نہیں مگر اس کے نتیجے میں یورپ کے ۱۲ ممالک نے اس ملک کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور صدر بش (BUSH) کا اعلان آیا ہے کہ ہم پوری طرح یورپ کی اس معاملے میں پشت پناہی کرتے ہیں اور ان کے سفیروں نے روس پر بھی اثر ڈالا اور روس کو بھی اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ ایران سے قطع تعلقی کر لیں۔ یہانتک کہ ملائیشیا پر بھی اپنے اقتصادی تعلقات کی بناء پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی کہ مسلمان ملک ہوتے ہوئے وہ خمینی کے خلاف ردّعمل دکھائیں اور اس فتوے کے نتیجے میں اپنے سفیر وہاں سے واپس بلا لیں۔ جاپان تک پہنچے اور جاپان کو بھی اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کی گئی کہ ایسی صورت میں جاپان اپنے سفیر ایران سے واپس بلا لے تو یہ سارے ملکوں کا اسلام کے خلاف متحد ہو جانا اگرچہ سیاست کے نام پر ہے لیکن کوئی آنکھ ایسی نہیں جو یہ نہ پہچان سکتی ہو کہ اس کے پیچھے درحقیقت اسلام کی نفرت کارفرما ہے یا ایران کی نفرت کارفرما ہے۔ تو اس نفرت نے جس جگہ اپنا سر اٹھایا ہے وہاں اس سر کے اٹھانے کے نتیجے میں ساتھ ہی اسلام کے اوپر بھی حملہ ہو جاتا ہے یعنی یوں کہہ لینا چاہیئے کہ ایران کی نفرت اور اسلام کی نفرت نے گویا کہ ایک اجتماع کر لیا ہے اور اگر ایران سے خلاف نفرت کا اظہار کریں اور دوست مسلمان ممالک پوچھیں تو ان کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ دیکھو ہم تو اسلام کے خلاف بالکل نہیں ہیں۔ ہم تو ایران سے اپنے بدلے اتار رہے ہیں اور اگر دوسرے اپنے دوست ممالک بات کریں تو ان سے کہیں کہ دیکھیں! ہم نے تو اسلام پر حملہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور اس طرزِ عمل کا تیسرا فائدہ انہوں نے یہ اٹھایا کہ سلمان رشدی کی کتاب کی غلاظت سے توجہ اس رنگ میں ہٹائی کہ گویا یہ تو ایک ثانوی سی بات ہے۔ اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ ایک معمولی سی بات ہے۔ اصل واقعہ تو یہ ہے کہ سلمان رشدی کے خلاف قتل کا فتویٰ دے دیا گیا ہے اور مسلمان مظاہرے کر رہے ہیں یہانتک کہ ایران نے برطانیہ کو یہ پیشکش بھی کی کہ تم کھلم کھلا اس کتاب کو CONDEMN کرو۔ اس کیخلاف نفرت کا، مذمّت کا اظہار کرو تو پھر بھی ہمارے تعلقات دوبارہ بحال ہو سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کتاب کی مذمّت کا ہم اعلان نہیں کریں گے۔ یعنی تمام دنیا کو یہ کہہ رہے ہیں — یہاں آکر بات کھل جاتی ہے — کہ دراصل اس موقعے پر اصل جھگڑا یہ ہے کہ خمینی کے اس فتوے کے خلاف مذمّت کا اظہار ہونا چاہیئے یا نہیں ہونا چاہیئے۔ خمینی کے اس فتوے کے خلاف تمام دنیا کو مذمّت کرنی چاہیئے۔ یہ ان کا مطالبہ ہے اور جب کہا جائے کہ جس خباثت کی وجہ سے خمینی نے یہ حرکت کی، اس کی مذمّت کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے تو کہتے ہیں زبان کی اور قلم کی اور ضمیر کی آزادی ہے۔

اگر آزادی ہے تو مذمّت کرتے ہوئے تمہاری زبانوں پر کیوں تالے پڑ جاتے ہیں۔ ایک بے حیائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو اور پھر اسکی مذمّت نہیں کرتے۔ یہاں پہنچ کر اسلام کی دشمنی ظاہر ہو جاتی ہے جو میں مضمون بیان کر رہا ہوں، ایک فرضی الزام نہیں ہے جو ان پر عائد کیا جا رہا ہے۔ ان کا طرزِ عمل کھول کر بتا رہا ہے کہ محض سیاسی دشمنی نہیں ہے بلکہ اسلام کی دشمنی بھی اس ساری صورتحال میں کارفرما ہے۔ ایسی صورت میں ان سے کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ جس قسم کے ہتھیاروں سے کوئی دشمن حملہ کرتا ہے اس قسم کے ہتھیاروں کا استعمال نہ صرف قرآن کریم سے جائز ثابت ہے بلکہ ضروری ہو جاتا ہے۔

مغربی دنیا کے ہتھیار اس کیخلاف استعمال کرو

اس وقت مغربی دنیا کے ہاتھ میں دو بڑے ہتھیار ہیں جن کو یہ اپنے مدّمقابل کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ ایک ہے عالمی رائے عامہ کو اپنے حق میں اور دوسرے کے خلاف استعمال کرنا اور دوسرا ہے اقتصادی دباؤ۔ چنانچہ جب بھی یہ کسی ملک کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہیں تو آپ پڑھتے ہوں گے کہ اقوام متحدہ وغیرہ میں یہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ اسکا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ یہ جو دو ہتھیار ہیں، یہ ان کے نزدیک مہذّب ہتھیار ہیں۔ ان کے خلاف آواز نہیں بلند کی جا سکتی۔ ان دو ہتھیاروں کو کیوں عالمِ اسلام استعمال نہیں کرتا۔ بجائے اس کے کہ معصوم، مظلوم مسلمانوں کو گلیوں میں نکال کر اُن کو بھیڑ بکریوں کی طرح خود اپنے ہاتھوں سے قتل کرواؤ اور ٹکڑے ٹکڑے کرو۔ جس دشمن نے حملہ کیا ہے اس دشمن کے خلاف نبرد آزما ہو اور انہیں ہتھیاروں کو اس کے خلاف استعمال کرو جن ہتھیاروں کو وہ خوب استعمال کرنا جانتا ہے اور آج بھی استعمال کر رہا ہے۔

پس سلمان رشدی کی اس کتاب کے نتیجے میں جو عالمی رائے عامہ مسلمانوں کے حق میں ہو سکتی تھی ہمارے غلط ردِّعمل کے نتیجے میں وہ ساری عالمی رائے عامہ اب اِن لوگوں کے حق میں ہو گئی ہے۔ یعنی ظلم کرنے والے بھی یہ ہیں اور مظلوم بننے والے بھی یہ ہیں۔ آج ساری دنیا اِن کے پروپیگنڈے سے متأثر ہو کر — اگر ساری دنیا نہیں تو دنیا کا ایک کثیر حصّہ اور طاقتور حصّہ ان کے پروپیگنڈے سے متأثر ہو کر — یہ نتیجہ نکال رہا ہے کہ مسلمان ظالم ہیں اور مغربی ممالک مظلوم ہیں کیونکہ آزادئ ضمیر کے جہاد کا معاملہ ہے اور اس معاملے میں مسلمان آزادئ ضمیر کو کچلنے کے درپے ہیں جبکہ مغربی دنیا اس کی حفاظت کر رہی ہے اور کتاب کا گند اور غلاظت اور ناجائز حملہ اور ایک ادب سے زائد مسلمانوں کے دلوں کے ٹکڑے اڑا دینا ایسے ظالمانہ حملے سے، ان کے نزدیک اس چیز کی کوئی بھی اہمیت نہیں رہی۔ مسلمان ممالک کے پاس دولت ہے۔ اگر وہ چاہیں تو اقتصادی حملے کے ذریعے بھی جواب دے سکتے ہیں۔ اور رائے عامہ کے میدان میں بھی ان سے بڑی قوی جنگ لڑ سکتے ہیں۔ ایسے ایسے لکھنے والے یہاں موجود ہیں، جن کو اگر ان کے وقت کی اور قلم کی قیمت دی جائے اور بات سمجھائی جائے تو خود انہی کے اخبار ان کی آواز کو دبا نہیں سکتے۔ بڑے بڑے اعلیٰ پایہ کے مصنّفین مغربی دنیا میں موجود ہیں جو سمجھدار بھی ہیں۔ اگر عربوں کی تیل کی دنیا، ان لوگوں سے تعلّق پیدا کرتی اور فوری طور پر جوابی کارروائی کے لئے اِن کو لکھنے پر آمادہ کرتی اور اس معاملے پر خرچ کرتی تو ہرگز بعید نہیں تھا کہ رائے عامہ کے میدان میں ایک دفاعی جنگ بڑی شدّت کے ساتھ شروع ہو جاتی کتابیں لکھوائی جا سکتی تھیں۔ اخباروں سے جو طاقتور اخبار ہیں ایسے تعلقات قائم کئے جا سکتے ہیں اقتصادی دباؤ کے نتیجے میں کہ وہ اخبار خود مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ کو خوب عمدگی کے ساتھ، وضاحت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرتے۔ دنیا کے معاملات میں سیاست کے معاملات میں لوگ اخبارات سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کو خرید بھی لیتے ہیں اگر وہ تعاون نہ کریں۔

یہیں انگلستان ہی کی بات ہے کہ انیسویں صدی کے آخر پر ۱۸۸۸ یا اس کے لگ بھگ ہندوستان کے ایک پارسی کو خیال آیا کہ میں انگلستان کی پارلیمنٹ کا ممبر بنوں۔ وہ چونکہ بڑے اچھے "مقرّر" بہت اچھے لکھنے والے تھے اور انہیں کی یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے تھے تو ان کا خیال تھا کہ میرے علم سے متأثر ہو کر مجھے لوگ ووٹ دیں گے۔ اور میں جیت جاؤں گا۔ اپنے متعلق ان کی یہ حسن ظنی درست تھی لیکن یہ وہم غلط تھا کہ یہ قوم ان کو یہ کرنے دے گی کیونکہ آج کل تو ایسی باتیں عام ہیں لیکن اس زمانے میں یہ سوچنا کہ انگلستان کی پارلیمنٹ میں ایک ہندوستان کا کالا نمائندہ بن جائے یہ ایک بہت بعید کی بات تھی۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ جب انہوں نے اپنے الیکشن میں کھڑے ہونے کا اعلان کیا تو تمام اخبارات نے ان کی خبروں کا بائیکاٹ کر دیا کوئی بھی خبر شائع نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ وہ بہت بڑا دولت مند گھر تھا یعنی پارسیوں کا وہ گھر، مجھے اس وقت ان کا نام ذہن میں یاد نہیں لیکن بہت دولتمند لوگ تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ انگلستان کا سب سے زیادہ چھپنے والا اور با اثر اخبار خرید لیا جائے چنانچہ وہ ایک اخبار کے پاس پہنچے اور اس کو کہا کہ تمہارے حصص SHARES بکتے ہیں تو ہم حاضر ہیں خریدنے کے لئے۔ اتنے شیئرز خرید لئے، سارا اخبار نہیں خریدا وہ بھی تاجر لوگ تھے، کہ جس کے نتیجے میں بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ان کو اکثریت حاصل ہو گئی چنانچہ اس دن کے بعد اس اخبار نے مسلسل ان کے حق میں لکھنا شروع کیا اور انکی خبریں دینی شروع کیں، نتیجہ یہ نکلا کہ سترہ ووٹوں پر یہ جیت گئے۔ اس زمانہ میں اس کا اتنا شدید ردِّ عمل ہوا کہ ہندوستانی آکر ہم سے یہ حرکت کر جائے۔ ہماری پارلیمنٹ کا ممبر ہمارے علی الرغم بن جائے ہمارے اخبار خرید کر، انہوں نے یعنی جو مخالف امیدوار تھے، مقدمہ کیا اور کہا کہ ووٹوں کی گنتی میں غلطی ہوئی ہے اس لیئے دوبارہ گنے جائیں۔ چنانچہ عدالت نے بڑی احتیاط کے ساتھ جب دوبارہ ووٹ گنے تو اِن کو ۱۷ کی بجائے ۲۲ ووٹوں کی اکثریت حاصل ہوئی تو دنیا کی خاطر، اپنے سیاسی مفادات کی خاطر لوگ یہ حرکتیں کرتے ہیں اور یہ جائز ہیں۔ ان میں کوئی برائی نہیں۔ دنیا کا کوئی معقول آدمی ایسی طرزِ عمل پر حملہ نہیں کر سکتا۔ باقی ممالک تو چھوڑیں۔ سعودی عرب کے پاس اتنا روپیہ ہے کہ چاہے تو سارے انگلستان کے اخبار خرید لے اور اس کو پتہ بھی نہ لگے کہ میری دولت میں کوئی کمی آئی ہے۔ اتنا روپیہ ہے کہ اپنے سود سے وہ اِن کے اخبار خرید سکتا ہے۔ اور اتنی رقم قائم کر سکتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ یہ اقتصادی قومیں ہیں، اقتصادی مفادات کے پیچھے چلنے والی قومیں ہیں۔ جو مرضی دوسرے محرکات ہوں اگر اقتصادی فوائد ان محرکات کے مقابل پر زیادہ اہم دکھائی دیں تو یہ لازماً اقتصادی مفادات کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں۔ تو سعودی عرب اگر چاہے، آج بھی یہ کر سکتا ہے۔ مغربی ممالک کے بڑے بڑے اخبار خرید لے اور ان میں سلمان رشدی والے کیس کے متعلق اسلام کے حملوں کے جواب شروع کرے اور دنیا کو بتائے کہ یہ سب دھوکہ بازی ہو رہی ہے۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ اسلام پر نہایت ظالمانہ حملہ کیا گیا ہے اور حملے کی وہ زبان بے شک نہ شائع کی جائے لیکن جس طرح کہ میں نے بیان کیا ہے، ہر اس پہلو سے جس پہلو سے انہوں نے اسلام پر حملہ کیا ہے، ایک جوابی کارروائی کی جا سکتی ہے اور مؤثر جوابی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

...... چونکہ ایران کے امام خمینی صاحب نے ایک غلط فتویٰ دیا، اس سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالا جا سکتا کہ اس سارے معاملے میں ان کا ساتھ چھوڑ دیا جائے لیکن ان کے معاملے میں مغرب تو ایک ایسی متحدہ کارروائی کر سکتا ہے کہ یورپ کے ۱۲ سفیر آنِ واحد میں واپس بلا لیئے جاتے ہیں اور امریکہ ان کی پشت پناہی کے لیئے کھڑا ہو جاتا ہے اور کھلم کھلا اعلان کرتا ہے، کوئی پرواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کرتا کہ اس سے عالم اسلام کے دلوں پر کیا بُرا اثر پڑے گا اور یہاں حال یہ ہے کہ چونکہ خمینی نے یہ فتویٰ دے دیا ہے۔ بجائے اس کے اس فتوے کو ردّ کرکے دیگر معاملات میں ان کے ساتھ ہونے کا اعلان کرتے اور کہتے کہ تم نے اگر خمینی پر اِس وجہ سے کوئی حملہ کیا تو ہم اس معاملے میں خمینی کے ساتھ ہوں گے کیونکہ اگر یہ سیاست کی جنگ ہے تو پھر سیاسی طور پر ہماری دنیا مسلمانوں کی دنیا سے الگ نہیں کی جاسکتی اور اگر یہ مذہبی حملہ ہے تو مذہبی طور پر ہم ویسے ہی مسلمان ہیں۔ تم جانتے ہو کہ اسلام کی غیرت ہمیں ایسی جگہ اکٹھے کئے ہوئے ہے جہاں سے ہم کسی قیمت پر الگ نہیں کئے جاسکتے۔ مگر افسوس کہ اس معاملے میں بعض عرب ممالک نے نہایت ہی نامناسب ردِّعمل کا اظہار کیا ہے۔

تاریخ اسلام کا یادگار واقعہ

اس وقت مجھے وہ واقعہ یاد آگیا جو تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے لکھنے کے لائق ہے۔ ایک موقعہ پر شمالی شام کی طرف سے (مجھے اب معین یاد نہیں کہ کس سرحد سے لیکن شمالی سرحد کی بات ہے) عیسائی طاقتوں نے حضرت علیؓ کی حکومت پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس زمانے میں امیر معاویہؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان آپس میں شدید اختلافات تھے۔ اس لیے اس زمانے کی عیسائی طاقتوں نے یہ سمجھا کہ اگر ہم حضرت علیؓ کی حکومت پر حملہ کریں گے تو معاویہؓ اگر انکے خلاف ہمارے ساتھ شامل نہ بھی ہو تب بھی اُن کے حق میں کوئی کارروائی نہیں کرے گا چنانچہ ایک لمبے عرصے تک مسلمانوں کی شمالی سرحدوں پر مخالفانہ فوجوں کا اجتماع ہوتا رہا۔ جب امیر معاویہؓ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے قیصرِ روم کے نام ایک خط لکھا اور اس خط میں لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ علیؓ کی حکومت کو کمزور سمجھتے ہوئے تم نے علیؓ کی حکومت پر حملہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ معاویہؓ کی علیؓ سے دشمنی ہے۔ اس لیے معاویہؓ اس صورت میں علیؓ کی مدد کو نہیں آئے گا۔ لیکن خدا کی قسم! تمہارا یہ خیال جھوٹا ہے۔ یہ عالمِ اسلام کی غیرت کا معاملہ ہے۔ علیؓ پر اگر تم نے اس حملے کی جرأت کی تو وہ سپاہی جو علیؓ کی طرف سے لڑنے والے ہوں گے، ان میں صفِ اوّل پہ معاویہؓ کھڑا ہوگا اور معاویہ کی ساری طاقتیں علیؓ کی خدمت میں پیش کردی جائیں گی۔ (تاریخِ اسلام حصہ دوم صفحہ ۲۵-۲۶ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی)۔

یہ اتنا عظیم الشان خط تھا اور اس کا اتنا رعب طاری ہوا کہ کسی لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور دشمن نے فیصلہ کیا کہ وہ عالم اسلام جو اپنے سیاسی مقاصد میں اور مذہبی مقاصد میں اس طرح متحد ہونے کی طاقت رکھتا ہے، اس پر کوئی حملہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

آج افسوس! کہ تاریخ کے اس سنہری باب کو بھلایا جارہا ہے۔ آج مسلمانوں کی اندرونی دشمنیاں اس بات کی راہ میں حائل ہوگئی ہیں کہ اسلام کے خلاف شدید ترین اور غلیظ ترین حملوں کے مقابل پر بھی وہ اکٹھے ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔

عالمی مشاورت بلانے کی ضرورت

بس ایک ایسی عالمی مشاورت کے بلانے کی ضرورت ہے، جو خواہ مکہ یا مدینہ میں بلائی جائے یا اسلام آباد۔ پاکستان میں بلائی جائے یا ایران میں بلائی جائے یا دنیا کے کسی اور خطے میں بلائی جائے۔ کوئی بلانے والا ہو اور کوئی وہ مقام ہو جہاں اکٹھا ہونے کی دعوت دی جائے۔ آج خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غیرت کا تقاضا ہے کہ تمام عالم اسلام لبیک لبیک کہتے ہوئے اس مقام پر اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے اکٹھا ہو جائے اور یہ فیصلہ کرے کہ کس طرح ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حرمت اور عزت کا دفاع کرنا ہے اور اس راہ میں جو بھی تعلیم قرآنِ کریم نے ہمیں دی ہے، اس تعلیم کے اندر رہتے ہوئے دفاع کرنا ہے، اس سے ایک قدم باہر نکال کے دفاع نہیں کرنا۔

پھر جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے قرآن کریم کی تعلیم نہایت جامع و مانع ہے۔ اس رنگ میں آپ کو دفاع کی ہدایت دیتی ہے کہ دشمن نے جو ہتھیار اپنا رکھے ہیں وہ دشمن کے ہاتھ سے چھینے جائیں گے جسطرح تلواروں کے مقابلے میں تلوار کے بعض دھنی اس طرح حملہ کرتے ہیں کہ دوسروں کے ہاتھ کی تلوار ہاتھ سے چھنک کے گر جایا کرتی ہے۔ یہ رائے عامہ کی جو تلوار انہوں نے اٹھا رکھی ہے اگر آپ قرآنی حکمت کے دائروں میں رہتے ہوئے جوابی کارروائی کریں تو ان کے ہاتھ سے یہ تلوار چھنک کے گر جائیگی۔ آپ آج نہتے نظر آتے ہیں۔ قرآن کی طاقت سے یہ تلوار آپ کے ہاتھ میں تھمائی جائے گی اور دنیا کی ساری رائے عامہ کو آپ مرعوب اور مجبور کرسکتے ہیں یہ بات ماننے پر کہ اسلام مظلوم ہے اور اسلام کے خلاف جو دشمن حملہ آور ہیں، اُن کو ان حملوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ اسلامی تعلیم کے اندر رہنے میں ہی سارے عالم اسلام کی طاقت ہے لیکن اسلامی تعلیم سے باہر نکل کر اور بکھر کر انفرادی طور پر وہ جوابی کارروائیاں کرنا جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ یہ جوابی کارروائیاں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ ایسی جوابی کارروائیوں سے دشمن کو مزید اور پھر مزید اور پھر مزید طاقت ملتی چلی جائے گی اور آپ اور زیادہ دنیا میں خود بھی بدنام ہوں گے اور اسلام کو بھی بدنام کریں گے اور قرآن کو بھی بدنام کریں گے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بدنامی کا بھی موجب بنیں گے۔ اس لئے قرآن ایک جامع مانع کتاب ہے۔ ایک کامل شریعت ہے۔ ایک اتمام نعمت ہے۔ اس کمالِ شریعت، اس اتمامِ نعمت سے فائدہ اٹھائیں اور قرآنی تعلیم کی حدود کے اندر رہتے ہوئے قرآنی ہتھیاروں کو ہاتھوں میں تھام کر آج اپنی غیرت کا مظاہرہ کریں۔

بعض عیسائی پادریوں نے جن میں یہ شرافت کا بیج ہے اور شرافت کی خوبُو ہے انہوں نے یہاں تک اعلان کیا ہے کہ ہم پینگوئن سیریز کی کوئی کتاب بھی آئندہ کبھی نہیں خریدیں گے۔ یہ ایسا گندا اور ناپاک حملہ ہے۔ اس حملے کے دفاع میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آزادیٔ ضمیر کے حق کو استعمال کیا گیا ہے۔ آزادیٔ ضمیر کے حق کا ناجائز اور نہایت ناپاک اور بہیمانہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے آزادیٔ ضمیر کے حق کو تلوار سے تو نہ کاٹیں لیکن اس حق کو پامال کرنے والے کو اس طرح دنیا کے سامنے ننگا کردیں اور اس طرح اسکی خامیوں کو اچھال کر دنیا کے سامنے پیش کردیں کہ بجائے اس کے کہ وہ معصوموں پر داغ لگا سکے، اُس کے جسم کا، اس کے دل کا، اس کی فطرت کا داغ داغ دنیا کے سامنے ننگا ہو کر باہر آجائے۔ یہ وہ طریق ہے جس کے مطابق جوابی کارروائی کرنی چاہیئے۔

دنیا بھر کے احمدیوں کو تلقین

اور میں امید رکھتا ہوں کہ احمدی جہاں جہاں بھی اثر و رسوخ رکھتے ہیں وہ اس ساری صورتحال کو جس رنگ میں مَیں ان کو سمجھا رہا ہوں، اِسطرح اور کھول کھول کر، قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں دنیا کے سامنے پیش کریں گے اور جہاں جہاں حکومتوں میں کسی جگہ بھی احمدیوں کا اثر اور نفوذ ہے۔ کسی رنگ میں۔ بعض ایسے بھی احمدی ہیں جو...... ڈاکٹر ہیں، سرجن ہیں...... وہ کام کر رہے ہیں چونکہ وہ بااخلاق ہیں اور اپنے فن میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ اس لئے تمام طاقتور شہزادے ان کی عزت کرتے ہیں اس علم کے باوجود کہ وہ احمدی ہیں، ان کو کوئی تکلیف نہیں تو یہ خیال نہ کریں کہ آپ کمزوروں کی ایک جماعت ہیں جن کا کوئی اثر نہیں۔ احمدی اپنے اخلاق کی طاقت سے، اپنے کردار کی عظمت کی طاقت سے دنیا میں بہت نفوذ رکھتا ہے۔ امریکہ میں بھی بڑے بڑے لوگوں پر احمدی اپنے اخلاق اور کردار کی طاقت سے نفوذ رکھتے ہیں اور اثر رکھتے ہیں اور اسی طرح دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں میں جہاں احمدیوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں، اس کا بھی ہزارواں حصہ ہوگی، وہاں بھی بعض احمدی اپنی عظمتِ کردار کی وجہ سے ایک اثر رکھتے ہیں تو اس سارے اثر کو اسلام کے حق میں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حق میں استعمال کریں اور دنیا میں ایک شور مچادیں۔ وہ شور جو ان کی آوازوں کو مزید بلند کرنے کا موجب نہ بنے۔ بلکہ ان کی آوازوں کو اس طرح دبا دینے کا موجب بنے کہ کسی بے غیرت کو کبھی اسلام پر آئندہ حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔

مظاہروں میں شہید ہونیوالوں کے ورثاء کی کفالت کا اعلان

ایک اور پہلو اس مضمون کا یہ ہے، جس سے مجھے بہت تکلیف ہے کہ مسلمان علماء بھی اور بعض سیاسی لیڈر بھی جذباتیات کو ابھار کر بعض مسلمان عوام کو جو لاعلم ہیں، جن کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں، ان کو گلیوں میں نکالتے ہیں اور خود اپنے ہی اہل ملک کے سپاہیوں کی گولیوں کا نشانہ بناتے ہیں۔ ایسے واقعات اسلام آباد میں بھی ہوئے، کراچی میں بھی ہوئے، بمبئی میں بھی ہوئے دوسرے ملکوں میں بھی ہوئے۔ اور بہت سے مسلمان ہیں جو اس دینی غیرت کی وجہ سے شہید ہوگئے۔ یہ درست ہے کہ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اس قسم کے بیہودہ اور خطرناک ردّعمل کی اجازت نہیں دیتا لیکن یہ بھی درست ہے کہ جن لوگوں نے اپنی جانیں فدا کیں، ان کو ان باتوں کا کوئی علم نہیں۔ ان میں سے اکثریت بالکل معصوم ہے اور صرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غیرت پر حملہ ہوتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے اپنے لئے زندہ رہنا پسند نہیں کیا۔ وہ گلیوں میں پلنے والے عام غریب لوگ اور مزدور لوگ تھے۔ لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دین کی غیرت رکھنے والے تھے۔ جب مولویوں نے انہیں کہا کہ آج دین کی غیرت تمہیں بُلا رہی ہے۔ آج محمد مصطفیٰؐ کی آواز تمہیں بلا رہی ہے تو جو کچھ ان کے پاس تھا یعنی ننگی چھاتیاں، وہ لیکر وہ میدان میں نکل آئے اور گولیوں کا نشانہ بنائے گئے۔ اُن کے پسماندگان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ یہ مشرق کی ایک بہت بڑی بدنصیبی اور بدقسمتی ہے کہ ان کے لیڈر عوام کو اٹھاتے ہیں اور اپنے مقاصد کے خواہ وہ سچے ہوں یا جھوٹے ہوں۔ ان کے حصول کی خاطر ان سے قربانیاں لیتے ہیں اور جب یہ قربانی کے میدانوں میں جانوروں کی طرح مارے جاتے ہیں اور گلیوں میں گھسیٹے جاتے ہیں تو ان کی اولادوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ ایسا ہے جس میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عزت اور احترام کا تعلق ہے۔ آپ کی محبت اور عزت کا تعلق ہے اس لئے ہر جگہ جماعت احمدیہ کو میں ہدایت کرتا ہوں کہ جہاں جہاں ایسے لوگ شہید ہوئے ہیں جو اس نام پر شہید ہوئے ہیں اگرچہ وہ غلط تعلیم معلوم کرنے کے نتیجے میں شہید کئے گئے۔ لیکن وہ ان کے گھروں تک پہنچیں، معلوم کریں کہ ان کا کیا حال ہے، کوئی ان کا پرسانِ حال ہے بھی کہ نہیں اور اگر یہ معلوم کریں کہ اقتصادی لحاظ سے ان کو امداد کی ضرورت ہے تو جماعت تحقیق کے بعد فوری طور پر مجھے رپورٹ کرے کہ ہندوستان میں یا پاکستان میں یا دوسری جگہوں پر کتنے ایسے مظلوم مسلمان ہیں جن کے پسماندگان کا کوئی پوچھنے والا نہیں۔ وہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عاشق ایک جماعت ہے جو ضرور ان کا حال پوچھے گی اور آپ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے پسماندگان کو ذلیل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ خدا ہماری وسعتیں بڑھائے اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام کی خاطر جس قربانی کا عہد کر چکے ہیں، ہمیں اب اس عہد پر پورا رہنے کی توفیق بخشے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری توفیق کو بڑھاتا رہے گا۔ اور اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے گا کہ ان غریبوں، معصوم بچوں، ان یتیموں، ان بیواؤں کی خبرگیری کریں اور اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام پر ان کی خبرگیری کریں جو دنیا میں سب سے بڑھ کر یتیموں کی خبرگیری کرنے والا تھا۔ جو کائنات میں سب سے بڑھ کر یتیموں کا والی تھا۔ جن کا کوئی دیکھنے والا نہیں تھا ان کا دیکھنے والا ہمارا آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھا۔ اس لئے آج آپ کی عزت اور آپ کی محبت اور آپ کے عشق کا تقاضا ہے کہ وہ جنہوں نے آپ کی راہ میں جانیں دی ہیں، ان کے بھی تو دیکھنے والے ہوں اور وہی ان کے دیکھنے والے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے دائمی ازلی اٹوٹ محبت رکھتے ہیں کوئی دنیا کی طاقت اس محبت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ضرورت ڈرائیور

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک محنتی اور تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب صدر محلہ/امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری درخواستیں بھجوائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اس بھاری برسات کے بعد جو عہدِ مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو چکا ہے بڑی بڑی بارشوں کی ضرورت نہیں رہی اور وہ مصفا پانی اب تک ضائع بھی نہیں ہوا۔ گو چھوٹی چھوٹی بارشوں کی ضرورت ہے تا زمین کی عام سرسبزی میں فرق نہ آجائے۔

ــــ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

مضمون نگار حضرات سے گذارش

گذارش ہے کہ آپکا مضمون صاف لکھا ہونا چاہیئے۔ اگر آپنے شکستہ خط میں لکھا تو مضمون قابل اشاعت اور بہت اچھا ہونے کے باوجود یا چھپ نہیں سکے گا یا بہت دیر سے چھپے گا شکستہ خط میں لکھے ہوئے کئی مضامین ہمارے پاس پڑے ہیں جو ہم شائع کرنا چاہتے ہیں لیکن جب تک صاف نہ لکھے ہوں انکا شائع کرنا ممکن نہیں ہے۔

نیک صحبت

مکرم خواجہ مظفر احمد ناصر مربی سلسلہ مردان

کیا آپ نے کبھی اُس مٹی کو سونگھ کر دیکھا ہے جس سے گلاب کے پھولوں کا عرق کھینچتے وقت دیگچے کا منہ بند کر دیتے ہیں تاکہ بھاپ نہ نکلے وہ بھی گلاب کی طرح خوشبودار ہوتی ہے۔ مگر مٹی میں یہ خوشبو کہاں سے آئی کچھ مدت گلاب کے ساتھ رہی اس لئے اس میں بھی گلاب کا وصف پیدا ہو گیا۔ اسی طرح نیکوں کی صحبت میں رہنا نیک بنا دیتا ہے۔

ہر انسان کو اپنے ہمنشیں پر قیاس کرنا چاہیئے اگر کسی کا ہم نشین علم دوست ہو تو اس کو بھی علم دوست ہی سمجھنا چاہیئے "نیک ہم نشین عطّار کی مانند ہے جو اگرچہ کچھ عطر نہ دے مگر اس کی خوشبو سے تو ضرور بہرہ ور ہوں گے۔ اور بُرا ہمنشیں لوہاروں کی بھٹی کی مانند ہے کہ جس کی آگ سے اگرچہ ہم نہ جلیں مگر ......۔/ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا "بیٹا ایمان کے بعد سب سے پہلے نیک دوست تلاش کرنا چاہیئے کیونکہ وہ درختِ خرما کی مانند ہے کہ جس کے سائے میں اگر تو بیٹھے گا تو تجھے راحت دے گا۔ اگر تو اس کی لکڑی لے گا تجھے نفع دے گی اور اگر تو اس کا پھل کھائے گا تو لذت پائے گا۔

انسان پر جب کوئی مشکل وقت آتا ہے تو دوست ہی اس کے کام آتا ہے اور ہمدردی سے دُکھ اور تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ لارڈ بیکن نے لکھا کہ: "دوستوں کے پاس اپنا حال ظاہر کرنے سے دو متضاد اثر پیدا ہوتے ہیں یعنی خوشی بڑھتی ہے اور غم گھٹتا ہے، کیونکہ دوست کو اپنی خوشی میں شریک کرنے سے خوشی زیادہ ہو جاتی ہے اور غم میں شریک کرنے سے غم کم ہو جاتا ہے۔

علماء و صلحاء اور دیگر بزرگانِ دین کی خدمت میں حاضر ہوا کریں۔ مانا کہ عمدہ کتابیں اور بزرگوں کے سوانح ہمیں نیکی کی ترغیب دیں گے مگر ان کا اثر زندہ مثال کے مقابلے میں بہت کم ہوتا ہے۔ زندہ بزرگ کی صحبت برق کی تاثیر رکھتی ہے۔ سالوں کے مجاہدے اور نفس کشی سے باطن کو وہ صفائی بڑی مشکل سے حاصل ہوتی ہے جو کسی برگزیدہ بزرگ کی خدمت میں ایک ساعت کی حاضری سے ہوتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے ہم اُن اشخاص کی صحبت اختیار کریں جو مکارم اخلاق میں ہم سے بڑھے ہوئے ہیں۔ جب کبھی ہمیں اپنے سے کم درجے کے لوگوں میں رہنے کا اتفاق ہو تو اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر ہم ان کو اپنے جیسا بنانے کی کوشش نہ کریں گے تو وہ ہمیں اپنے جیسا بنا لیں گے۔ نیک صحبت کی نسبت بُری صحبت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے جیسے خراب ہوا تندرستی کے لئے مُضر ہے۔ اسی طرح بُری صحبت انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔

(ناظر مال)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

"صحیح تاریخ ایک عمدہ معلم ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہر نبی کے معجزات اسی رنگ کے ہوتے ہیں" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

٭ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے مکران کے ساحل کے قریب پسنی کے مقام پر ۵۶ کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی مچھلی بند کا افتتاح کیا۔

٭ تنظیم آزادئ فلسطین کی مرکزی کونسل نے تیونس میں ایک اجلاس میں یاسر عرفات کو فلسطینی ریاست کا متفقہ طور پر پہلا صدر منتخب کر لیا ہے۔

٭ "بھٹو ورثہ" کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں فرانس کے سابق صدر ویلی جسکارڈ نے بھٹو مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک عظیم سربراہ مملکت اور سیاسی رہنما تھے۔

پی ایل او چیئرمین یاسر عرفات نے بھی اس موقع پر پیغام بھیجا۔

٭ بی بی سی نے کہا ہے کہ جلال آباد کی بہت جلد فتح کی پیش گوئیاں خوش فہمی پر مبنی تھیں۔

افغان فوج اپنی پوزیشنوں کو اور مضبوط بنا رہی ہے۔ اور کابل کے دفاع کو بھی مضبوط بنایا جا رہا ہے۔

• صدر غلام اسحٰق خاں وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور آصف زرداری چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کے مابین جی۔ ایچ کیو راولپنڈی میں پاکستان کی سالمیت دفاع اور یکجہتی کے بارے میں اہم صلاح مشورہ ہوا۔

معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کی بگڑتی ہوئی صورت حال اور کابل میں معاون فضائیہ کے ارکان کی موجودگی سے پیدا شدہ صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔

• تحریک استقلال کے صدر ائیر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے پاس اختیارات نہیں ہیں

انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی ایک آمر کی طرف سے آئین میں کی گئی آٹھویں ترمیم کے خلاف ہے اور اسے منسوخ ہونا چاہیئے۔

• نارتھ ناظم آباد کراچی میں دو نقاب پوشوں نے ڈپٹی کمشنر سنٹرل کے دفتر کے سامنے اندھا دھند فائرنگ کر کے دو نوجوانوں کو زخمی کر دیا۔ دونوں کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔

• پاکستان کے وزیر داخلہ اعتزاز احسن نے بھارتی ہفت روزہ "انڈیا ابراڈ" کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ حکومت اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا سابق صدر ضیاء ان کے رفقائے کار یا رشتہ دار منشیات کی سمگلنگ میں ملوث تو نہیں ہیں۔

• اسلامی جمہوری اتحاد نے عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان کی اسمبلی کی رکنیت ختم کرانے کے لئے آئین کے آرٹیکل نمبر ۶۳ (جی) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت سپیکر کو ریفرنس پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

• اٹلی میں کھیلے جانے والے ۱۹۹۰ عالمی کپ فٹبال ٹورنامنٹ کے فائنل میچ کے ٹکٹ تمام دنیا کے ۲۲ ملکوں میں فروخت کئے جائیں گے۔

• پنجاب یونیورسٹی نے پاکستان انٹر یونیورسٹی ویمنز چیمپئن شپ جیت لی۔ اس نے فائنل میں کراچی یونیورسٹی کو دو گول سے شکست دی۔

• لاہور ڈویژن کے مجاہد علی کو مسٹر پنجاب چن لیا گیا۔ مسٹر پنجاب کے مقابلے ساہیوال میں ہوئے۔

• بھارت کی ہاکی ٹیم واہگہ کے راستے لاہور پہنچ گئی۔ اس میں کئی نامور کھلاڑی شامل ہیں۔ یہ ٹیم لاہور میں ۷ اپریل کو نیشنل ہاکی سٹیڈیم میں اے۔ جی۔ خان بینیفٹ میچ کھیلے گی۔

٭ آل انڈیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ مجاہدین کی گولہ باری سے جلال آباد شہر میں ایک مسجد شہید اور ایک گوردوارہ منہدم ہو گیا ہے۔ مجاہدین کی شہر پر گولہ باری سے ۶۵ شہری ہلاک ہو گئے جن میں ۵۷ بھارتی باشندے تھے۔

٭ کورم پورا نہ ہونے پر قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ ۵۹ ارکان کی حاضری ضروری ہے۔ لیکن باوجود کوشش کے ۵۰ ممبروں سے زیادہ جمع نہ ہو سکے۔

٭ نمیبیا میں ۱۰۵ سالہ غیر ملکی تسلط ختم ہونے والا ہے اور نمیبیا کا انتظامی کنٹرول عبوری دور کے لئے اقوام متحدہ کو منتقل ہو جائے گا۔ جنوبی افریقہ کے فوجی دستوں کی جگہ پانچ ہزار افراد پر مشتمل اقوام متحدہ کی امن فوج متعین کی جا رہی ہے جو عبوری دور کے انتظامات کی نگرانی کرے گی۔

٭ روس کے صدر گورباچوف کیوبا کے دورہ پر پہنچ گئے ہیں۔

٭ وائٹ ہاؤس کی ایک اطلاع کے مطابق صدر جارج بش نے روس کیساتھ وسطی امریکہ کے مسئلے پر مفاہمت کر لی ہے۔ ۲۸ سال کے بعد امریکہ کے تعلقات کیوبا کے ساتھ بھی بحال ہو گئے ہیں۔

٭ عالمی چیمپئن چین نے مردوں کی عالمی ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ کے دوسرے راؤنڈ میں مغربی جرمنی کو ہرا دیا۔

٭ پاکستان بی کرکٹ ٹیم نے چوتھے کرکٹ ٹیسٹ میں سری لنکا کو ایک اننگز اور ۳۹ رنز سے ہرا دیا۔ اور چار میچوں کی سیریز ۱-۲ سے جیت لی۔

٭ مناکو اوپن سکواش چیمپئن شپ میں جہانگیر خاں اور جان شیر سیمی فائنل میں پہنچ گئے۔ اس سے پہلے سابق عالمی چیمپئن راس نارمن پاکستان کے زرک جہان خان کے ہاتھوں شکست کھا کر ٹورنامنٹ سے خارج ہو گیا۔

ضرورتِ معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں معلمین کی کچھ اسامیاں خالی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے اور خدمتِ دین کے خواہشمند دوست اپنی درخواستیں فوری طور پر نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو بھجوائیں ایسے دوستوں کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں مڈل پاس کی درخواست بھی زیرِ غور لائی جاسکتی ہے

(ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آسامیاں خالی ہیں

(۱) آئی رجسٹرار ایک آسامی	گریڈ	۲۲۴۰ - ۱۶۸ - ۴۲۵۶ ۵۰۰ روپے نان پریکٹس الاؤنس
(۲) سرجیکل 〃 〃	ایضاً	〃
(۳) اسسٹنٹ انسٹیتھسٹ	ایضاً	〃
(۴) ریڈیالوجسٹ 〃	ایضاً	〃
(۵) پتھالوجسٹ 〃	گریڈ	۲۹۴۰ - ۲۱۰ - ۵۰۴۰
(۶) اپریشن روم اسسٹنٹ 〃	〃	۸۲۶ - ۳۶ - ۱۵۴۶
(۷) ڈینٹل ٹیکنیشن 〃	〃	۹۸۰ - ۴۹ - ۱۹۶۰

مرکزِ سلسلہ میں خدمت کرنے والے ڈاکٹر احباب کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ جماعت کے اس مرکزی ہسپتال میں خدمت کر کے دین و دنیا میں اجر عظیم کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحق ہوں۔

(ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو۔ ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ (حضرت بانی سلسلہ)

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

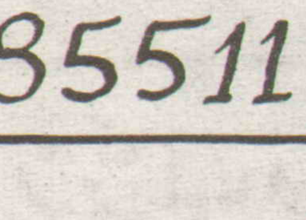

685511

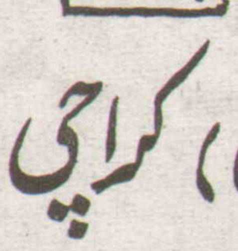

75900

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائیٹرز : میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۱۴/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۶/-

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہاضمہ کا موثر علاج
قیمت ۱۴/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۱۵/-

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۵/-

اکسیرِ پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے
قیمت ۱۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
فون ۶۳۴
گولبازار ربوہ پوسٹ بکس نمبر ۶

الفیض پبلک سکول دار الصدر غربی ربوہ

نرسری تا پنجم داخلہ جاری ہے۔ آپ کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی ضمانت۔ الفیض پبلک سکول چھ سات سال سے عوام کی خدمت میں کوشاں ہے۔ یہ ادارہ ہر سال کلاس پنجم کا امتحان بورڈ کا دلواتا آیا ہے ہر سال نتیجہ ۱۰۰٪ رہا پچھلے سال ربوہ میں لڑکوں میں سے عطاء المجیب نے ۱۵۶/۲۰۰ نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی۔ اسی دفعہ لڑکیوں میں سے ۱۷۱/۲۰۰ نمبر لیکر تحصیل بھر میں سیکنڈ پوزیشن میمونہ ماہم بنت عبد الصمد خان نے حاصل کی

نیز ادارہ کو چند محنتی اساتذہ کی بھی ضرورت ہے ٹرینڈ ٹیچرز کو ترجیح دی جائے گی۔ انٹرویو کے لئے ۱۰ اپریل تک تشریف لائیں۔

(ہیڈ مسٹریس الفیض پبلک سکول ربوہ)

امتحانات میٹرک کے بعد بیکار نہ رہیے ہنر سیکھئے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز کے کم مدت کورسز میں داخلہ شروع ہے۔ امتحان فنی تعلیمی بورڈ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ کالجوں میں داخلہ اور سرکاری ملازمتوں کے لئے اس کورس کے ⑤ نمبر میرٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر رحمت شرقی ب ربوہ فون ۵۹۲ منظور شدہ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۷۶/۱۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقاتِ کار: ہر اتوار سے جمعرات
صبح ۱۰ بجے سے ۱۲½ بجے تک
شام ۵½ بجے سے ۸½ بجے شب تک
ہر جمعہ کے دن صرف صبح ۹½ تا ۱۲ بجے دوپہر
ہر ہفتہ کے دن صرف شام ۵½ تا ۸½ بجے شب
المعلن خاکسار
ہومیو ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں
کراچی فون ۴۱۳۲۵۱
لاہور۔ 3-D-1 گلشن راوی
ملتان۔ چوک جان محمد
منڈی بہاؤ الدین بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان فون ۴۷۹۹
ربوہ۔ اقصیٰ چوک فون ۵۵۸

پرانی ضدی اور پیچیدہ امراض

کا خالص جرمن ادویات سے کامیاب علاج۔ خود ملیں یا ڈاک سے دوا منگوائیں
ہومیو ڈاکٹر سید عبد الرحمن
D.H.M.S/R.H.M.P
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

القیصر نفیس زری ٹیلرز

اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ ربوہ
برقعہ۔ سوٹ۔ ساڑھیاں۔ دوپٹے
غرارہ سیٹ۔ میکسی۔ سلمہ ستارہ
کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

معیاری بیکری کا نام
رحمن بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۳۳۰
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

اعلانِ تعطیل

جمعرات ۶ اپریل ۱۹۸۹ء کو مجلسِ مشاورت کے سلسلہ میں دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر الفضل)

نظر اور دھوپ کی عینکیں
عام مرمت مفت کی جاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار۔ ربوہ

پتھری گردہ کورس

KIDNY STONE COURSE

۴۰ روزہ کورس قیمت ۱۵۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈلین کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۱۱۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹر ۶۰۷

جوبلی سٹور ربوہ

رحمت بازار
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

★ نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیرِ نگرانی حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۴۳۱-۷۴۸۴۴-۷۶۴۹۷

برانچیں
★ ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد ڈیلٹر بکس
★ ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
★ چوک قلعہ کالر والا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
★ کراچی۔ محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے انتظام کے ساتھ)